باب 6

کھیل اور سیر و سیاحت
(Sports and Tourism)

تدریسی مقاصد

اس باب کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

1- پاکستانی معاشرہ میں کھیلوں کی اہمیت واضح کر سکیں۔

2- ہاکی، کرکٹ، سکوائش، سنوکر، فٹ بال، لان ٹینس اور پولو کے حوالے سے دنیا میں پاکستان کے مقام کا جائزہ لے سکیں۔

3- پاکستان کے اِن ڈور کھیلوں کا مقام بیان کر سکیں۔

4- پاکستان میں دیسی کھیلوں کا تجزیہ کر سکیں۔

5- پاکستان میں سیر و سیاحت بطور صنعت، اہمیت کا جائزہ لے سکیں۔

6- پاکستان میں سیر و سیاحت کے اہم تاریخی اور سیاحوں کے لیے پرکشش مقامات کو نقشہ پر تلاش کر سکیں۔

7- پاکستان میں سیر و سیاحت کی صنعت کو درپیش مسائل (ٹرانسپورٹ، دہشت گردی، انفراسٹرکچر، رہائشی سہولیات) پر گفت گو کر سکیں۔

8- پاکستان میں سیر و سیاحت کو فروغ دینے کے لیے تجاویز پیش کر سکیں۔

9- پاکستان میں سیر و سیاحت کے فروغ میں PTDC (پاکستان ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن) کا کردار بیان کر سکیں۔

10- غیر ملکی سیاحوں کی پاکستان آمد کے متعلق آگاہی حاصل کر سکیں۔

11- مقامی/ملکی سیاحوں کے بارے میں جان سکیں۔

12- کھیلوں اور سیر و سیاحت میں تعلق قائم کر سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook

معاشرہ میں کھیلوں کی اہمیت (Importance of Sports in a Society)

کھیل سے مراد ایسا کام کرنا جس سے انسان کی ذہنی اور جسمانی نشوونما ہو۔ انسان کی زندگی میں کھیل بہت اہمیت رکھتے ہیں کہ کھیلوں کی وجہ سے ہمارا جسم چست و توانا نظر آتا ہے۔ اگر کھیل نہ ہوں تو ہمارا جسم بالکل لاغر اور کمزور ہو جاتا ہے۔ مشہور مقولہ ہے ''جس ملک میں کھیل کے میدان آباد ہوں گے تو اُن کے ہسپتال ویران ہوں گے اور کھیل کے میدان ویران ہوں گے تو اس ملک کے ہسپتال آباد ہوں گے''۔ کھیل انسان میں پھرتی، چستی، لچک اور ایسی قائدانہ صلاحیتیں پیدا کرتے ہیں جو کسی اور جگہ نہیں مل سکتیں۔ کھیل انفرادی کے ساتھ ساتھ اجتماعی فوائد کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ کھیل انسان میں قوتِ برداشت، حافظہ، طاقت اور جسمانی اعضا کی مضبوطی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

کھیل کود میں بچوں کی دل چسپی (Interest of Children in Sports)

بچے فطری طور پر کھیل کود کے شوقین ہوتے ہیں، جس سے ان کے اعضائے جسمانی کی ورزش ہوتی رہتی ہے، جوان کی بہتر نشوونما کا پیش خیمہ بنتی ہے۔ کھیل جہاں بچوں کی بہتر نشوونما میں معاون ہوتے ہیں وہیں طلبہ کی کردار سازی اور نفسیاتی تربیت میں بھی مددگار ثابت

ہوتے ہیں۔ زمانہ قدیم ہی سے تعلیمی اداروں میں مختلف قسم کے کھیل اور صحت مندانہ سرگرمیاں کروائی جاتی رہی ہیں تا کہ بچوں کو صحت مند بنا کر مطلوبہ اہداف کا حصول ممکن بنایا جائے۔ تحقیق سے یہ بات واضح ہے کہ صحت مند بچے ہی تعلیمی میدان میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس لیے نصابی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ جسمانی تعلیم اور کھیلوں پر زور دینے کی ضرورت ہے۔

ابتدائی کلاسوں میں کھیل کی سرگرمیاں (Sports Activities in Elementary Classes)

کھیل بچوں کا محبوب ترین مشغلہ ہی نہیں بلکہ زندگی کی علامت، صحت و عافیت کا ضامن، نشوونما میں معاون اور تعلیم و تربیت کا موثر ترین ذریعہ بھی ہے۔ اس کے برعکس باقاعدہ تدریس عموماً ان کے لیے بیگار اور ان کی طبع نازک پر گراں بار ہوتی ہے۔ لکھنے پڑھنے جیسے خشک کام سے ان کی طبیعت جلد اکتا جاتی ہے۔ اس لیے چھوٹے بچوں کو کھیل کھیل میں تعلیم دینے اور مدرسے کے مختلف کاموں میں کھیل کی اسپرٹ پیدا کرنے پر غیر معمولی زور دینا وقت کی ضرورت ہے۔ چھوٹی کلاسز میں بچوں کو ایک ہی جگہ بٹھا کر سارا دن کتاب پر توجہ مرکوز کروانا یا اس طرح کی کوئی دوسری سرگرمی کروانا، جہاں ان کے لیے اکتاہٹ اور بیزاری کا باعث بنتا ہے وہیں ان کے دلوں میں سکول کے ماحول سے نفرت کا جذبہ بھی پیدا کرتا ہے۔ چھوٹے بچے ایک ہی جگہ بیٹھے رہنے سے ذہنی طور پر تھک جاتے ہیں جس سے موثر تعلیمی مقاصد حاصل نہیں کیے جاسکتے۔ چھوٹے بچوں کو کھیل کے ذریعے سے تدریس کروائی جانی چاہیے تا کہ وہ کھیل ہی کھیل میں سیکھ سکیں اور اس سے نہ صرف لطف اندوز ہوں بلکہ موثر تدریس بھی ہو سکے۔ چھوٹے بچوں کے لیے ہر سبق کے حوالے سے کھیل پر مبنی کوئی نہ کوئی سرگرمی ڈیزائن کی جائے جس میں وہ مکمل طور پر تن دہی سے حصہ لیں اور اس کے نتیجے میں کچھ نہ کچھ سیکھ سکیں۔

بڑی کلاسوں میں کھیل کی سرگرمیاں (Sports Activities in Higher Classes)

بڑی کلاسوں میں بھی جسمانی تعلیم اور کھیلوں کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ کیوں کہ بڑی کلاسز میں طلبہ کو صحت مند رکھنا اور بھی ضروری ہو جاتا ہے۔ اگر انھیں کھیلوں میں مشغول رکھ کر اور مقابلے کی فضا پیدا کر کے اُن کی طاقت کو مثبت رخ نہ دیا جائے تو وہ بے راہ روی کا شکار ہو کر اپنی صلاحیتوں کو برباد کر سکتے ہیں۔ اس لیے عمر کے اس حصے میں جہاں انھیں مثبت راہ نمائی کی اشد ضرورت ہے، وہیں اُن کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لیے کھیلوں کی ضرورت ہے۔ بڑی کلاسز کے کھیلوں میں فٹ بال، ہاکی، کرکٹ، باسکٹ بال، بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس اور اتھلیٹکس وغیرہ ہو سکتے ہیں، جن کا باقاعدہ انعقاد مثبت نتائج کا ضامن ہے۔

کھیلوں کے فوائد (Advantages of Sports)

کھیلوں سے بچوں کو حقیقی مسرت نصیب ہوتی ہے، ان کی الجھنیں اور پریشانیاں دور ہوتی ہیں، اُن کے چہرے شگفتہ رہتے ہیں، ان کے جذبات کی تسکین ہوتی ہے اور بحیثیت مجموعی ان کی شخصیت کو ہم آہنگی کے ساتھ پروان چڑھانے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ کھیلوں سے بچوں کو مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں:

i- جسمانی فوائد (Physical Advantages)

کھیلوں میں جسم کو حرکت دینا پڑتی ہے اور جسمانی محنت و مشقت کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اس لیے سانس کی آمدورفت، دورانِ خون، نظامِ انہضام اور نظامِ اخراج وغیرہ میں باقاعدگی رہتی ہے، اَعصاب اور عضلات پر کنٹرول حاصل ہوتا ہے اور اَعضا اپنی اپنی جگہ ٹھیک کام کرتے ہیں۔ محنت و مشقت کے لیے جسم میں توانائی اور امراض کا مقابلہ کرنے کے لیے قوتِ مدافعت پیدا ہوتی ہے۔ بحیثیت مجموعی صحت ٹھیک رہتی ہے اور نشوونما اور بالیدگی میں بڑی مدد ملتی ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

ii-ذہنی فوائد (Mental Advantages)

کھیلوں میں بچوں کو طرح طرح کے حالات اور مختلف ہم عمر ساتھیوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ ان سب سے نمٹنے کے لیے انھیں سوچنے سمجھنے اور بروقت فیصلہ اور اقدام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح اُن کی فہم وفراست اور قوت فیصلہ بڑھتی ہے، توجہ اور انہماک کی تربیت ہوتی ہے اور تجربات ومشاہدات میں اضافہ ہوتا ہے۔

iii-جذباتی ومعاشرتی فوائد (Emotional and Social Advantages)

بچہ جب کھیلتا ہے تو اُسے زبانی یا اشاروں کی مدد سے دوسروں کے ساتھ رابطہ رکھنا پڑتا ہے۔ اس طرح کرنے سے اسے دوسروں کی سوچ کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے۔ جب کھیل میں بچوں کے درمیان اختلاف پیدا ہوتا ہے تو دوسروں کے نقطہ نظر کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اجتماعی کھیلوں کے ذریعے سے بچے اپنے ساتھیوں کے ساتھ تعاون وہمدردی، قاعدوں ضابطوں کی پابندی، مقابلہ ومسابقت میں اعتدال، اطاعت وقیادت، دھاندلیوں کا مقابلہ اور اپنی باری کا انتظار کرنے کی تربیت حاصل کرتے ہیں۔ ہم جولیوں کا پاس ولحاظ کرنا، لاقانونیت کی حد تک بڑھتی ہوئی آزادی کو دوسروں کی خاطر محدود کرنا اور اپنی خواہشات اور ذاتی دلچسپیوں کو اجتماعی مفاد پر قربان کرنا بھی وہ منظم کھیلوں کے ذریعے سے سیکھتے ہیں۔

iv- مؤثر ابلاغ کی تربیت (Training of Effective Communication)

جب ڈرامائی کھیل کھیلے جاتے ہیں جن میں بچہ کوئی بھی کردار ادا کرتا ہے تو وہ اُس کے مطابق خود کو ڈھالتا ہے اور بولنے کی کوشش کرتا ہے۔ کھیل کھیلتے ہوئے بچہ لفظوں، آوازوں اور جملوں کی مشق کرتا ہے تو کھیل ہی میں گرامر سیکھتا رہتا ہے۔ اِس طرح اُس کی زبان دانی کی صلاحیت کو جلا ملتی ہے اور اپنی بات کو زیادہ مؤثر طریقے سے دوسروں تک پہنچانے کی قابلیت حاصل ہوتی ہے۔

کھیلوں کے حوالے سے دنیا میں پاکستان کا مقام
(Profile of Pakistan in World's Sports)

پاکستان نے مختلف کھیلوں کے بین الاقوامی مقابلوں میں شان دار کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ ان میں سے چند کھیلوں کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:۔

i- ہاکی (Hockey)

ہاکی پاکستان کا قومی کھیل ہے۔ دوسرے مشہور کھیلوں کی طرح ہاکی کا بھی ورلڈ چیمپئن ہونا چاہیے۔ یہ خیال سب سے پہلے ساٹھ کے عشرے میں مشہور رائٹر پیٹرک رولی کے ذہن میں آیا تھا جو فیڈریشن آف انٹرنیشنل ہاکی (FIH) کی جانب سے شائع ہونے والے میگزین ورلڈ ہاکی کے پہلے ایڈیٹر تھے۔ انھوں نے اس بات کی ضرورت محسوس کی کہ فٹ بال کی طرح ہاکی میں بھی ٹیموں کو ورلڈ ٹائٹل کے لیے ایک جگہ اکٹھا کیا جائے۔ اس خیال کو حقیقت کا روپ دینے والے ایئر مارشل (ریٹائرڈ) نور خاں تھے جو ساٹھ کے عشرے میں پاکستان ہاکی فیڈریشن کے صدر تھے۔ انھوں نے 1969ء میں لاہور میں منعقدہ قومی ہاکی ٹورنامنٹ کے اختتام پر فیڈریشن آف انٹرنیشنل ہاکی (FIH) کے اُس وقت کے صدر رینی فرینک کو نہ صرف ورلڈ کپ کی متوقع ٹرافی پیش کی بلکہ ہاکی کے عالمی مقابلے کے پاکستان میں انعقاد کی صورت میں شریک ٹیموں کے ہوائی ٹکٹ اور دیگر اخراجات بھی ادا کرنے کی پیشکش کی۔

اُسی سال اکتوبر میں ایف آئی ایچ کے اجلاس میں عالمی کپ کے انعقاد کی تجویز پیش کی گئی اور اپریل 1970ء کے اجلاس میں

Web Version of PCTB Textbook

اس کی باضابطہ منظوری دے دی گئی۔ اس طرح 1971ء میں ہاکی کے پہلے عالمی کپ کا میزبان لاہور (پاکستان) ٹھہرا لیکن پاک بھارت کشیدہ تعلقات کی وجہ سے پاکستان ہاکی فیڈریشن کو عالمی مقابلے کی میزبانی سے دستبردار ہونا پڑا۔ البتہ پاکستان نے ایف آئی ایچ پر واضح کر دیا کہ اگر اس نے میزبان کے طور پر بھارت کا انتخاب کیا تو پاکستانی ٹیم عالمی کپ میں حصہ نہیں لے گی۔

ایف آئی ایچ نے پہلے عالمی کپ ہاکی ٹورنامنٹ 1971ء کی میزبانی سپین کے شہر بارسلونا کو دی۔ اس عالمی کپ میں دس ٹیموں نے حصہ لیا اور پاکستان کو ہاکی کا پہلا عالمی چیمپئن بننے کا اعزاز حاصل ہوا جب کہ پاکستانی ٹیم کے کپتان خالد محمود تھے۔ اُس وقت پاکستان اولمپک اور ایشین گیمز چیمپئن بھی تھا۔ پاکستان نے سیمی فائنل میں بھارت اور فائنل میں سپین کو شکست دی۔

چوتھے ورلڈ کپ ہاکی میں پاکستانی ٹیم نے عالمی اعزاز دوبارہ حاصل کر لیا۔ جب اس نے بیونس آئرس (ارجنٹائن) میں منعقدہ عالمی کپ میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تمام میچز میں کامیابی حاصل کی۔ اس عالمی کپ میں پاکستانی ٹیم کے کپتان اصلاح الدین تھے۔ 1982ء کے ورلڈ کپ کی میزبانی بھارت کے حصے میں آئی۔ پاکستانی ٹیم کے کپتان اختر رسول تھے جن کا یہ الوداعی بین الاقوامی ٹورنامنٹ تھا اور ان کی قیادت میں ٹیم عالمی اعزاز کا دفاع کرنے میں کامیاب رہی۔ اسی ٹورنامنٹ میں دنیا نے حسن سردار کی جادوگری دیکھی جن کے گیارہ گول اور خوبصورت کھیل نے پاکستان کی جیت میں اہم کردار ادا کیا۔

1990ء میں پاکستان نے پہلی مرتبہ عالمی مقابلے کی میزبانی کی۔ لاہور میں منعقدہ اس عالمی کپ کے فائنل میں پاکستانی ٹیم کو ہالینڈ کے ہاتھوں شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ 1994ء میں شہباز احمد سینئر کی قیادت میں ایک مرتبہ پھر پاکستانی ٹیم فاتح عالَم بنی۔ سڈنی (آسٹریلیا) میں کھیلے گئے اس عالمی کپ کے فائنل میں پاکستانی ٹیم نے پینلٹی سٹروکس (Penalty Strokes) پر ہالینڈ کو شکست دے کر چوتھی مرتبہ ورلڈ چیمپئن بننے کا اعزاز حاصل کیا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ہاکی کا ورلڈ کپ ہر چار سال بعد دنیا کے مختلف ممالک میں منعقد ہوتا ہے۔ پاکستان چار مرتبہ ہاکی کا ورلڈ کپ جیت چکا ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

اولمپکس میں قومی ہاکی ٹیم کی کارکردگی (Performance of National Hockey Team in Olympics)

پاکستان ہاکی ٹیم نے متعدد بار اولمپکس میں شرکت کی ہے۔ان مقابلوں میں قومی ٹیم نے تین سونے، تین چاندی اور دو کانسی کے تمغے حاصل کیے ہیں۔اولمپکس میں قومی ٹیم کے اعداد و شمار کچھ اس طرح ہیں:۔

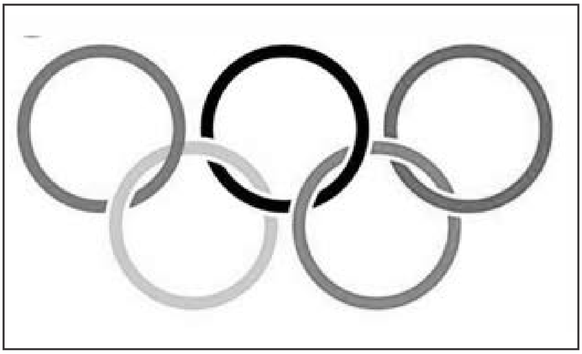

قیام پاکستان کے بعد پہلی بار پاکستان ہاکی ٹیم نے اولمپکس 1948ء میں شرکت کی جس میں چوتھی پوزیشن حاصل کی۔ 1956ء اولمپکس میں پاکستانی ٹیم پہلی مرتبہ وکٹری سٹینڈ پر آئی۔میلبورن (آسٹریلیا) اولمپکس میں عبدالحمید حمیدی کی کپتانی میں ہاکی ٹیم نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔1960ء کے روم (اٹلی) اولمپکس کو پاکستانی ہاکی تاریخ میں اہم سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے۔عبدالحمید حمیدی کی قیادت میں پاکستانی ٹیم نے فائنل میں بھارت کو ایک گول سے ہرا کر پہلی بار اولمپک چیمپئن بننے کا اعزاز حاصل کیا۔

1964ء ٹوکیو (جاپان) اولمپکس کے فائنل میں بھارت سے شکست کھا کر پاکستانی ہاکی ٹیم نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ 1968ء اولمپکس میکسیکو میں منعقد ہوئے۔فائنل میں قومی ٹیم کا مقابلہ آسٹریلیا سے ہوا جس میں پاکستان نے ایک کے مقابلے میں دو گول سے کامیابی حاصل کر کے دوسری مرتبہ اولمپک گولڈ میڈل حاصل کیا۔

مزید معلومات

جدید اولمپکس کا آغاز 1896ء میں یونان سے ہوا۔اولمپک کھیل ہر چار سال بعد دنیا کے مختلف ممالک میں منعقد ہوتے ہیں۔پاکستان تین مرتبہ اولمپک ہاکی چیمپئن بن چکا ہے۔

1972ء کے میونخ (جرمنی) اولمپکس میں پاکستان نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔1976ء کے مانٹریال (کینیڈا) اولمپکس میں پہلی بار ہاکی کے میچ قدرتی گھاس کی بجائے آسٹروٹرف (مصنوعی گھاس) پر کھیلے گئے۔قومی ٹیم نے اِس بار تیسری پوزیشن لیتے ہوئے کانسی کا تمغا حاصل کیا۔ 1984ء اولمپکس لاس اینجلس (امریکا) میں کھیلے گئے جو ایک مرتبہ پھر پاکستانی ٹیم کے لیے خوشخبری لے کر آئے۔ منظور جونیئر کی کپتانی میں قومی ہاکی ٹیم نے تیسری بار اولمپک چیمپئن ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔1992ء بارسلونا (سپین) اولمپکس میں ٹیم نے شہباز احمد کی قیادت میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

ہاکی کی موجودہ صورت حال (Present Status of Hockey)

موجودہ دور میں پاکستان ہاکی زوال کا شکار ہے۔قومی ہاکی ٹیم کی کارکردگی انتہائی مایوس کن ہے۔افسوس ناک امر یہ ہے کہ ہاکی کے اِس سیاہ دور میں ہر سابق کھلاڑی فیڈریشن پر تنقید کو اپنا حق سمجھتا ہے لیکن جب کوئی عہدہ مل جائے تو سب اچھا ہے کا راگ الاپنے لگتا ہے۔ قومی کھیل کے حقیقی مسائل کا حل تلاش کرنے کے لیے عملی کوششیں کہیں نظر نہیں آتیں۔ برسوں سے الفاظ کا گورکھ دھندا چل رہا ہے اور غیر متحرک پاکستان ہاکی ایک ہی مقام پر کھڑی ہے۔

ii۔ کرکٹ (Cricket)

پاکستان کرکٹ ٹیم، کرکٹ کی دنیا میں پاکستان کی نمائندگی کرتی ہے جس کی انتظامیہ پاکستان کرکٹ بورڈ ہے۔انٹرنیشنل کرکٹ کونسل نے

Web Version of PCTB Textbook

1952ء میں پاکستان کو بین الاقوامی کرکٹ میں حصہ لینے کی اجازت دی۔ پاکستان نے اپنا پہلا ٹیسٹ میچ 16۔ اکتوبر 1952ء کو بھارت کے خلاف دہلی میں کھیلا۔ اِس وقت پاکستان کرکٹ ٹیم کا شمار دنیا کی مضبوط کرکٹ ٹیموں میں ہوتا ہے۔ پاکستان نے مایہ ناز گیند باز اور بلے باز پیدا کیے ہیں جن میں سے چند نام فضل محمود، سرفراز نواز، عمران خان، عبدالقادر، وسیم اکرم، وقار یونس، شعیب اختر، حنیف محمد، ظہیر عباس، جاوید میانداد، انضمام الحق اور شاہد آفریدی ہیں۔ پاکستان کی خواتین کی کرکٹ ٹیم بھی دنیا میں اپنے ملک کی نمائندگی کرتی ہے۔ ثنا میر اور بسمہ معروف خواتین کرکٹ کی نامور کھلاڑی ہیں۔

انتظامیہ (Administration)

پاکستان میں ہر قسم کی فرسٹ کلاس کرکٹ، ٹیسٹ، ایک روزہ، ٹی ٹوئنٹی اور خواتین کی کرکٹ وغیرہ پاکستان کرکٹ بورڈ کے ذمے ہے۔ یہ بورڈ وزیراعظم پاکستان کی زیر نگرانی کام کرتا ہے۔

کرکٹ ورلڈ کپ کی تاریخ میں پاکستان کی کارکردگی

Performance of Pakistan Cricket Team in World Cup

Web Version of PCTB Textbook

ایک روزہ کرکٹ ورلڈ کپ کی تاریخ میں پاکستانی کرکٹ ٹیم کی کارکردگی اچھی رہی ہے۔ 1975ء میں پہلی مرتبہ انگلینڈ میں ورلڈ کپ ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں قومی ٹیم پہلے ہی مرحلے میں باہر ہوگئی۔ اس کے بعد 1979ء سے 1987ء تک کے ورلڈ کپ مقابلوں میں شاہینوں نے مسلسل سیمی فائنل کے لیے کوالیفائی کیا۔

کرکٹ ورلڈ کپ 1992ء (Cricket World Cup 1992)

1992ء کا ورلڈ کپ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں مشترکہ طور پر کھیلا گیا۔ سفید کِٹ کی جگہ رنگ برنگی یونیفارمز نے لے لی۔ ٹورنامنٹ کے آغاز میں پے در پے شکست کھانے کے بعد گرین شرٹس نے اپنی فتوحات کا سفر شروع کیا۔ سیمی فائنل میں نیوزی لینڈ کو شکست دے کر فائنل میں پاکستان کا ٹاکرا انگلینڈ سے ہوا۔ اختتامی اوورز میں انضمام الحق اور وسیم اکرم نے جارحانہ انداز اختیار کر کے ٹیم کا سکور 249 تک پہنچا دیا۔ جواب میں انگلش ٹیم 49.2 اوورز میں 227 پر آؤٹ ہوگئی۔ وسیم اکرم نے مسلسل دو گیندوں پر ایلن لیمب اور کرس لوئس کی وکٹیں حاصل کیں۔ مجموعی طور پر انھوں نے 3 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ مشتاق احمد نے 3 جب کہ عاقب جاوید نے 2 وکٹیں حاصل کیں۔ آل راؤنڈر کارکردگی پر وسیم اکرم مین آف دی میچ قرار پائے۔ پاکستان نے فائنل میں 22 رنز سے فتح حاصل کی۔

مزید معلومات

پہلا کرکٹ ورلڈ کپ 1975ء میں انگلینڈ میں کھیلا گیا۔ کرکٹ ورلڈ کپ ہر چار سال بعد مختلف ممالک میں منعقد ہوتا ہے۔

پاکستان کرکٹ ٹیم ایک روزہ ورلڈ کپ جیتنے کے علاوہ ایک مرتبہ ٹی ٹونٹی ورلڈ کپ اور ایک مرتبہ چیمپئنز ٹرافی بھی جیت چکی ہے۔

iii۔ سکواش (Squash)

سکواش دو کھلاڑیوں کے مابین بند کمرے میں کھیلا جانے والا کھیل ہے۔ اس میں کورٹ کی سطح ہلکی ڈھلوان دار ہوتی ہے اس لیے فٹنس کے لحاظ سے اس کا دنیا کے مشکل کھیلوں میں شمار ہوتا ہے۔ پاکستان نے اس کھیل میں نمایاں مقام حاصل کیا ہے۔ برسوں تک سکواش کی دنیا میں پاکستان کے مایہ ناز کھلاڑیوں جہانگیر خاں اور جان شیر خاں کے نام کا ڈنکا بجتا رہا۔ برٹش اوپن چیمپئن شپ اور ورلڈ چیمپئن شپ میں ان دونوں کھلاڑیوں کے حیرت انگیز ریکارڈز ہیں۔ 20ویں صدی میں پاکستان نے سات برٹش اوپن چیمپئن پیدا کیے اور مَردوں کے

اِن مقابلوں میں پاکستانیوں نے 30 سال تک یہ اعزاز اپنے پاس رکھا۔ پاکستان نے 1997ء سے برٹش اوپن ٹائٹل نہیں جیتا۔ اِس وقت صورت حال یہ ہے کہ کوئی پاکستانی کھلاڑی برٹش اوپن کے مین ڈرا تک بھی کوالیفائی نہیں کر پا رہا۔

سکواش کی تاریخ کے عظیم کھلاڑی جہانگیر خاں نے پاکستان میں سکواش کی از سرِنو بحالی اور اِسے عروج پر پہنچانے کے لیے کام شروع کر رکھا ہے۔ دس مرتبہ برٹش اوپن ٹائٹل جیتنے والے جہانگیر خان کے بقول ''ہمیں صورت حال بدلنے کے لیے بہت کچھ کرنا ہوگا۔ اس میں فنڈز کے ساتھ ساتھ بہترین تنظیمی ڈھانچے کی بھی ضرورت ہے اور ہمارے پاس ایک منصوبہ ہے جس کے ذریعے سے ملک میں کھیل کی بحالی کا امکان ہے''۔ ملک میں اسکواش کو دوبارہ بلندیوں تک پہنچانے کے منصوبے میں جونیئر اکیڈمی کا قیام بھی شامل ہے جو کراچی میں جہانگیر خان کی اکیڈمی روشن خان/ جہانگیر خان کمپلیکس میں موجود سہولتوں کو استعمال کرے گی۔ منصوبے کے تحت کوچز کی بھرتی اور باصلاحیت کھلاڑیوں کو تیار کرنے کے ساتھ ساتھ انھیں غیر ملکی ٹورنامنٹس میں شرکت کے لیے وسائل بھی فراہم کیے جائیں گے۔

iv۔ اسنوکر (Snooker)

اسنوکر میں ایک حیرت انگیز نتیجہ 1994ء میں سامنے آیا جب پاکستان کے محمد یوسف نے آئس لینڈ کے جونسن کو 9 کے مقابلے میں 11 فریمز سے شکست دے کر جوہانسبرگ (جنوبی افریقہ) میں منعقد ہونے والی آئی بی ایس ایف ورلڈ اسنوکر چیمپئن شپ جیت لی۔ گم نام پس منظر سے تعلق رکھنے والے محمد یوسف اسنوکر اور بلیرڈ برادری میں جانی پہچانی شخصیت تھی اور ان کی تاریخی کام یابی نے اسنوکر کو مقامی عوام میں مقبول کرایا اور اسپانسر شپ ڈیلز کے راستے کھول دیے۔ متعدد نوجوان اور ابھرتے ہوئے کھلاڑیوں نے محمد یوسف کے نقشِ قدم پر چلنا شروع کیا اور اب تک متعدد پاکستانی کھلاڑی بین الاقوامی سطح پر خود کو منوا چکے ہیں۔

پاکستان میں اسنوکر کی ترقی کے لیے پاکستان بلیرڈ اینڈ اسنوکر ایسوسی ایشن کا ادارہ موجود ہے۔ پاکستان کے اسنوکر کھلاڑیوں نے انٹرنیشنل مقابلوں میں کئی میڈلز جیتے ہیں۔ فیصل آباد سے تعلق رکھنے والے محمد آصف نے 2012ء میں دبئی میں ہونے والی انٹرنیشنل اوپن اسنوکر چیمپئن شپ میں رنراپ رہ کر پاکستان کو میڈل دلوایا۔ اسی ماہ محمد آصف نے بلغاریہ کے شہر صوفیہ میں ہونے والی آئی بی ایس ایف عالمی اسنوکر چیمپئن شپ کے فائنل میں انگلینڈ کے گیری ولسن کو مات دے کر عالمی چیمپئن ہونے کا اعزاز حاصل کر لیا اور پی ایس بی کی قومی اسپورٹس پالیسی کے تحت عالمی ٹائٹل کے حصول پر نقد ایک کروڑ روپے کے مستحق ٹھہرے۔ محمد آصف اور محمد سجاد نے اکتوبر 2013ء میں آئر لینڈ کے شہر کارلو میں منعقد ہونے والی آئی بی ایس ایف عالمی 6 ریڈ عالمی ٹیم چیمپئن شپ میں شرکت کی اور پاکستان کو عالمی اعزاز سے ہم کنار کیا۔ احسن رمضان نے مارچ 2022ء میں منعقد ہونے والی آئی بی ایس ایف عالمی سنوکر چیمپئن شپ کے فائنل میں ایرانی کیوئسٹ کو شکست دے کر عالمی چیمپئن ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ احسن رمضان دنیا کے کم عمر ترین سنوکر چیمپئن ہیں۔ ٹائٹل کے حصول کے وقت اُن کی عمر محض سولہ سال تھی۔

v۔ فٹ بال (Football)

فٹ بال جسے امریکا میں سوکر (Soccer) کے نام سے جانا جاتا ہے، ایک گیند کا کھیل ہے۔ اس کھیل میں گیارہ، گیارہ کھلاڑیوں پر مشتمل دو ٹیمیں ایک کُروی شکل کے گیند کے ساتھ کھیلتی ہیں۔ یہ دنیا کا مقبول ترین کھیل ہے۔

پاکستان فٹ بال فیڈریشن کی بنیاد 5 ستمبر 1947ء کو رکھی گئی۔ قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ اس کے پہلے سرپرستِ اعلیٰ بنے۔ اس نئی فیڈریشن کو انٹرنیشنل فیڈریشن نے 1948ء کے اوائل ہی میں تسلیم کر لیا تھا۔ 1954ء سے 1958ء تک چار سال میں پاکستانی ٹیم ایشیائی سطح تک اپنی پہچان کروانے میں کام یاب ہو چکی تھی مگر افسوس کہ اس کے بعد آنے والی حکومتوں نے اس کی ترقی و فروغ پر

Web Version of PCTB Textbook

کوئی توجہ نہ دی اور نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارے ملک میں فٹ بال زوال کا شکار ہونے لگا۔ پاکستان فٹ بال فیڈریشن کی دھڑے بندی نے پاکستان میں فٹ بال کھیل کو تباہ کر کے رکھ دیا۔ 2007ء میں پاکستان فٹ بال فیڈریشن کی سربراہی مخدوم سید فیصل صالح حیات کو سونپی گئی تب اس کھیل میں بہتری کے امکانات پیدا ہوئے۔ 2007ء میں جیو سپر فٹ بال لیگ شروع ہوئی۔ یہ پاکستان کا پہلا پروفیشنل نیشنل ٹورنامنٹ ہے۔ 2010ء میں پاکستان میں فٹ بال میں لوگوں کی دل چسپی غیر معمولی تھی اور ایشین گیمز میں پاکستان ٹیم کی کارکردگی نمایاں نظر آئی۔ 2012ء میں ایک بار پھر فیڈریشن اور پاکستان اولمپک ایسوسی ایشن کے درمیان باہم رسہ کشی سے یہ کھیل روایتی بے حسی کا شکار ہوا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ فٹ بال کی ترقی اور ملک میں اس کھیل کو فروغ دینے کے لیے حکومتی سطح پر عملی اقدامات اٹھائے جائیں۔ مخلص اور دیانت دار لوگوں کو فیڈریشن میں ذمہ داریاں سونپی جائیں۔ نیا انفراسٹرکچر، نئے سٹیڈیمز کی تعمیر اور عالمی سطح کے مقابلوں کے انعقاد کا اہتمام کرایا جائے۔ فیفا (FIFA) کی گرانٹ کا شفاف استعمال کیا جائے۔ سپانسرز اور میڈیا کوریج جیسے معاملات کو سنجیدگی سے لیا جائے۔ اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ کسی مستند بین الاقوامی تربیت یافتہ کوچ کو تعینات کیا جائے۔ میڈیا بھی اس کے فروغ کے لیے اپنا کردار ادا کرنے کو آگے بڑھے۔ یورپی چیمپین شپ کی طرح یہاں بھی ضلعوں کی سطح پر اس کے ٹورنامنٹ کا آغاز کیا جائے۔ ادارہ جاتی ٹیمیں تشکیل دی جائیں، سکولوں اور کالجوں کی سطح پر ٹیمیں بنائی جائیں۔ اور انٹر کالجیٹ اور انٹر یونیورسٹی ٹورنامنٹس کا آغاز کیا جائے۔ اس کے علاوہ ٹاؤن کی ٹیموں کے آپس میں مقابلے کروائے جائیں اور اچھے کھلاڑیوں کو سامنے لایا جائے۔ اضلاع سے کھلاڑی لے کر صوبوں کی ٹیمیں اور صوبوں کی ٹیموں سے ایک قومی ٹیم بنائی جائے۔ اس طرح مرحلہ وار طریقہ کار سے بنائی جانے والی ٹیم غیر معمولی نتائج دے گی۔

vi۔ لان ٹینس (Lawn Tennis)

لان ٹینس کسی سبزہ زار یا سیمنٹ سے تیار کردہ میدان جس کی لمبائی 78 فٹ اور چوڑائی 27 فٹ ہو، میں کھیلا جاتا ہے۔ اعصام الحق قریشی ایک پاکستانی پیشہ ور ٹینس کھلاڑی ہیں۔ وہ ایک گرینڈ سلام کے فائنل تک پہنچنے والے واحد پاکستانی ٹینس کھلاڑی ہیں۔

vii۔ پولو (Polo)

چوگان جو عام طور پر پولو کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، ہاکی کی طرز کا ایک کھیل ہے جس میں گھڑسواروں کی دو ٹیمیں حصہ لیتی ہیں۔ ہر ٹیم میں تین یا چار کھلاڑی ہوتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں لمبے لمبے ڈنڈے (Mallet) سے ہوتے ہیں جن سے وہ لکڑی کی سفید گیند کو ضرب لگاتے ہیں اور مدمقابل ٹیم کو گول کرتے ہیں۔ انگلستان میں اس کھیل کا آغاز 1061ء میں ہوا۔ پاکستان میں یہ کھیل شمالی علاقوں اور چترال میں بہت شوق سے کھیلا جاتا ہے۔ شندور کے سالانہ میلے میں اس کھیل کا خصوصی طور سے انعقاد ہوتا ہے۔ پاکستان کے ضلع چترال کے علاقہ شندور میں ہر سال جولائی میں شندور پولو ٹورنامنٹ 2000 سال سے کھیلا جا رہا ہے۔ اس کھیل کو فری اسٹائل پولو کہا جاتا ہے جو کہ چترال اور گلگت کی ٹیموں کے درمیان کھیلا جاتا ہے۔ اس کھیل کو دیکھنے کے لیے دنیا بھر سے سیاح چترال کا رخ کرتے ہیں۔

پاکستان میں پولو صرف امیروں کا کھیل سمجھا جاتا ہے اور اس کا اہتمام بھی بڑے بڑے زمیندار اور جاگیردار کرتے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اس میں دوڑنے والے گھوڑے بہت ہی مہنگے ہوتے ہیں اور ان کی نگہداشت کرنا اس سے بھی مہنگا عمل ہے۔ گھوڑوں کی خوراک کے علاوہ ان کی دیکھ بھال کے لیے تربیت یافتہ لوگوں پر مشتمل ٹیم رکھنا پڑتی ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

کیا آپ جانتے ہیں؟

ہندوستان کا پہلا مسلمان بادشاہ قطب الدین ایبک بھی پولو کھیل کے دوران میں اپنے گھوڑے سے گر کر جاں بحق ہوا تھا، اُن کا مزار ایبک روڈ انار کلی لاہور میں ہے۔

پولو کھیل کا منظر

Web Version of PCTB Textbook

اِن ڈور کھیل (Indoor Games)

i۔ ٹیبل ٹینس (Table Tennis)

پاکستان میں ٹیبل ٹینس کھیل زوال کا شکار ہے۔ سرکاری سرپرستی نہ ہونے کے باعث اس کے منتظمین بھی پریشان ہیں۔ ایک وقت تھا جب ٹیبل ٹینس میں پاکستان کا ڈنکا بجتا تھا۔ عارف خاں اور ناز و شکور جیسے کھلاڑیوں نے پاکستان کو کئی عالمی اعزاز دلوائے۔ اب گزشتہ کئی برس سے یہ کھیل بتدریج زوال پذیر ہے۔ رفتہ رفتہ محکموں کی ٹیمیں بند ہونے سے بھی کھیل پر برا اثر پڑا۔ کھلاڑی بھی کھیل کی زبوں حالی اور اپنے مستقبل کے لیے فکر مند نظر آئے۔ منتظمین کا کہنا ہے کہ ملک میں ٹیلنٹ کی کمی نہیں لیکن سرکاری سرپرستی ناکافی ہے، فنڈز نہیں ملتے۔ حکومتی ترجیحات میں کھیلوں کو اہمیت دیے بغیر کھلاڑیوں سے عمدہ کارکردگی کی امید نہیں کی جاسکتی۔

ii۔ بیڈمنٹن (Badminton)

پاکستان میں یہ کھیل لڑکوں اور لڑکیوں میں یکساں مقبول ہے۔ قومی سطح پر پولیس، واپڈا، نیشنل بنک، سوئی گیس، ہائیر ایجوکیشن، خیبر پختونخوا، سندھ، بلوچستان اور پنجاب کی مرد و خواتین کی ٹیمیں موجود ہیں۔ ملکی سطح پر اس کھیل کے ٹورنامنٹ ہوتے رہتے ہیں۔ 2015ء میں لاہور پی ایس او آل پاکستان بیڈمنٹن چیمپیئن شپ منعقد ہوئی جو نیشنل بنک نے جیت لی۔ خواتین سنگل میں واپڈا نے ٹائٹل اپنے نام کیا۔ مَردوں کے ڈبلز مقابلوں کا ٹائٹل نیشنل بنک نے جیتا۔ خواتین ڈبلز میں واپڈا کی ٹیم نے فتح حاصل کی۔ اس کھیل کے فروغ کے لیے حکومتی سطح پر بھی کوششیں ہوتی رہتی ہیں۔

iii۔ باسکٹ بال (Basket Ball)

یہ کھیل 94 فٹ لمبائی اور 50 فٹ چوڑائی پر مشتمل میدان میں کھیلا جاتا ہے۔ کھیل میں شریک دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں کی تعداد 5,5 جب کہ گیند کا وزن 20 سے 22 اونس ہوتا ہے۔ یہ کھیل ان ڈور اور آؤٹ ڈور دونوں طرح سے کھیلا جاتا ہے۔ یہ کھیل خصوصاً

براعظم شمالی امریکا میں مقبول ہے۔ پاکستان میں میرٹ کا بیڑہ غرق کرتے ہوئے اس کھیل کو زوال کی جانب دھکیل دیا گیا ہے حالاں کہ یہاں باسکٹ بال کھیلنے کا ٹیلنٹ موجود ہے۔

پاکستان میں باسکٹ بال کا آغاز 1960ء کے لگ بھگ سیالکوٹ کے سی ٹی آئی اور مرے کالج سے ہوا۔ 1971ء میں یہاں باسکٹ بال سٹیڈیم کا قیام عمل میں آیا۔ 1971ء سے 1976ء تک کا دور بلاشبہ پاکستان میں باسکٹ بال کا دور تھا۔ مرے کالج سے فارغ التحصیل متعدد کھلاڑیوں نے صوبائی اور قومی سطح پر نام روشن کیا۔

پاکستان کے دیسی کھیل (Indigenous Games of Pakistan)

i۔ کبڈی (Kabaddi)

کبڈی ایک مقبول اور ہر دل عزیز کھیل ہے۔ ہمارے ہاں یہ کھیل زیادہ تر صوبہ پنجاب کے دیہات میں کھیلا جاتا ہے۔ پاکستان کے علاوہ یہ کھیل بھارت، کینیڈا، امریکا، ایران، انگلینڈ اور سری لنکا وغیرہ میں کھیلا جاتا ہے۔ کبڈی کا کھیل کُشتی، کراٹے، اتھلیٹکس اور دوڑ کا مجموعہ ہوتا ہے۔ کبڈی کا پہلا ورلڈ کپ 2010ء میں ہوا جو بھارت نے جیتا۔ پاکستان نے کبڈی ورلڈ کپ 2020ء میں فتح حاصل کی۔ پہلے ورلڈ کپ کے بعد یہ کھیل بین الاقوامی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔

دیہات میں کبڈی کے میچ والے دن دور دراز سے لوگ مقابلہ دیکھنے آتے ہیں۔ میچ سے پیشتر گراؤنڈ میں ہل چلا کر مٹی کو نرم کرلیا جاتا ہے۔ تاکہ کھیلتے ہوئے کھلاڑیوں کو چوٹ لگنے کا اندیشہ نہ رہے۔ علاقے کے نامور پہلوانوں پر مشتمل دو ٹیمیں تشکیل دی جاتی ہیں۔ پھرتیلے، چست اور طاقت ور کھلاڑی پوائنٹس جیتنے میں کام یاب ہوتے ہیں۔ جو کھلاڑی پوائنٹ حاصل کرتا ہے شائقین سے داد اور انعام پاتا ہے۔

ii۔ ملاکھڑا (Malakhra)

ملاکھڑا ایک مقبول عوامی سندھی کُشتی ہے۔ جو جاپانی سوموکُشتی کی طرح کھڑے کھڑے حریف کو گرا کر چِت کرنے کی کوشش پر مشتمل ہوتی ہے۔ ملاکھڑائی پہلوان سندھ بھر میں میلوں ٹھیلوں میں اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہیں اور داد پاتے ہیں۔

سندھ کے دوسرے شہروں کی طرح بدین کے ساحلی شہر سیرانی میں سندھ کے اس ثقافتی کھیل ملاکھڑا کے دلچسپ مقابلے شائقین کو دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اس ملاکھڑے کو دیکھنے کے لیے ہزاروں لوگ دور دراز علاقوں سے آتے ہیں جو اس کھیل کو دیکھ کر خوب محظوظ ہوتے ہیں۔

iii۔ کِکلی (Kikli)

کِکلی پنجابی لڑکیوں کا ایک مقبول کھیل ہے۔ اس میں دو یا چار ہم جولی ایک دوسرے کا آمنے سامنے ہاتھ پکڑتی ہیں بازو لمبے کر کے قدرے پیچھے کو جھکتی ہیں۔ پیروں کو ایک دوسرے کے قریب رکھا جاتا ہے اور جھٹکے لگاتے ہوئے تیزی سے چکر کاٹے جاتے ہیں۔

iv۔ کُشتی یا پہلوانی (Wrestling)

برصغیر پاک و ہند میں کُشتی کے مایہ ناز کھلاڑی رہے ہیں۔ محمد عظیم عرف گاما پہلوان سے لے کر امام بخش اور منظور احمد عرف بھولو پہلوان اور اُن کے خاندان کے دیگر پہلوانوں سے پاکستانی کُشتی کا سنہری دور بنتا ہے جس نے دنیا بھر کے پہلوانوں کے دلوں پر رعب قائم رکھا۔ اُن کا پہلوانی کا سفر حقیقتاً شان دار تھا۔ ان کی حیثیت کچھ یوں تھی کہ اگر وہ ہندوستان یا پاکستان کے چیمپئن ہوتے تو انھیں دنیا کا چیمپئن تصور کیا

Web Version of PCTB Textbook

جاتا۔امام بخش کے بیٹے بھولو پہلوان اِن عظیم پہلوانوں کی آخری کڑی تھی۔

ان میں سب سے زیادہ مشہور 1927ء میں امرتسر میں پیدا ہونے والے منظور احمد بھولو پہلوان ہوئے جو کہ امام بخش کے سب سے بڑے بیٹے اور گاما پہلوان کے بھتیجے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد 1949ء میں رستمِ پاکستان کے ٹائٹل کے لیے منعقد ہونے والے دنگل میں بھولو نے یونس پہلوان کو شکست دے کر یہ ٹائٹل اپنے نام کیا۔1960ء کی دہائی میں بھولو اوران کے بھائیوں نے برطانیہ کا دورہ کیا جہاں انھوں نے متعدد پہلوانوں کو مات دی۔1962ء میں بھولو کو حکومت پاکستان کی جانب سے تمغائے امتیاز سے نوازا گیا۔ بعدازاں اُنھیں رستم زماں کا بھی خطاب دیا گیا۔اسی خاندان کے چشم وچراغ زبیر عرف جھارا پہلوان نے بھی کُشتی میں خوب نام کمایا،جنھوں نے جاپان کے مشہور پہلوان انوکی کو شکست دے کر اپنے نام کا لوہا منوایا۔بھولو برادران آج اپنے اکھاڑے کے پاس صدیوں پرانے درخت کے ساتھ دفن ہیں تاہم اب یہاں زیادہ تر خاموشی کے بادل ہی چھائے رہتے ہیں۔کچھ ایسا ہی حال آج کی کُشتی کا بھی ہے۔

غربت اور حکومتی سرپرستی نہ ہونے کے باعث پاکستانی پہلوانوں کا شان دار ماضی اب صرف ایک یاد بنتا جارہا ہے۔ جہاں صرف چند ہی ایسے پہلوان باقی ہیں جو اِس روایت کو اگلی نسل تک پہنچا رہے ہیں۔

دیگر کھیل (Other Games)

i۔ گلی ڈنڈا (Gullidanda)

گلی ڈنڈا کرکٹ سے ملتا جلتا کھیل ہے۔جو دیہات میں عموماً لڑکے کھیلتے ہیں۔ پہلے ایک ٹیم ڈنڈے سے گلی کو ضرب لگاتی ہے اور دوسری ٹیم فیلڈنگ کرتی ہے۔پھر اپنی باری پر پہلی ٹیم فیلڈنگ کرتی ہے اور دوسری ٹیم کھیلتی ہے۔

ii۔ میخ اکھاڑنا (Tent Pegging)

میخ اکھاڑنا بھی ہمارا روایتی ثقافتی کھیل ہے۔جس میں گھوڑے پر سوار شخص تیز رفتاری سے گھوڑا دوڑاتا ہوا آتا ہے اور اپنے نیزے سے زمین میں گاڑی ہوئی میخ کو اکھاڑتا ہے۔

سیر وسیاحت بطور ایک صنعت (Tourism as an Industry)

جدید دور میں سیر وسیاحت ایک صنعت کا درجہ اختیار کر چکی ہے۔تاریخی وتفریحی مقامات کی سیاحت سے معاشی سرگرمیوں کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔عوام کے لیے روزگار اور ملکی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔غیر ملکی سیاحوں کے آنے سے زرمبادلہ حاصل ہوتا ہے اور معیشت مستحکم ہوتی ہے۔ پاکستان میں بے شمار تفریحی وسیاحتی مقامات ہیں جہاں فطرت اپنے رنگ بکھیرتی نظر آتی ہے۔جن کے نظارے سے دل ودماغ کو سکون اور طبیعت کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔ ان مقامات میں وادی کاغان، وادی سوات، درہ خیبر اور گلگت بلتستان قابل ذکر ہیں۔علاوہ ازیں پورے ملک میں جابجا تاریخی مقامات اور عمارات ہیں جہاں تاریخ سے دل چسپی رکھنے والے طالب علم اور سیاح کے لیے تاریخی معلومات کا بیش بہا ذخیرہ موجود ہے۔یہاں ہر مذہب کے ماننے والوں کے لیے بھی ثقافتی رنگوں میں رچے ہوئے قابل دید تاریخی مقامات ہیں۔ان میں چند درج ذیل ہیں:۔

☆ دامن کوہ اسلام آباد۔

☆ لاہور میں شاہی قلعہ، بادشاہی مسجد، شالامار باغ، مسجد وزیر خان، چوبرجی، مقبرہ جہانگیر وغیرہ۔

Web Version of PCTB Textbook

☆ شیخوپورہ میں ہرن مینار۔

☆ پشاور میں مسجد مہابت خاں۔

☆ جہلم کے قریب قلعہ روہتاس۔

☆ ہندوؤں کے لیے کٹاس راج مندر چکوال۔

☆ سکھ مت کو ماننے والوں کے لیے ننکانہ صاحب اور گوردوارہ کرتار پور، گوردوارہ پنجہ صاحب حسن ابدال۔

☆ ہڑپہ (ساہیوال)، موہن جوداڑو (لاڑکانہ) کی پانچ ہزار سالہ قدیم تہذیب کے آثار۔

☆ ٹیکسلا اور گردونواح میں پھیلی ہوئی گندھارا کی قدیم تہذیب۔

☆ قلعہ رانی کوٹ (جامشورو) سندھ،

☆ زیارت (بلوچستان)

☆ بہاول پور کے محلات، لال سہانڑہ نیشنل پارک، قلعہ ڈیراور، بہاول پور

پاکستان میں سیر وسیاحت کو درپیش مسائل (Problems faced by Tourism in Pakistan)

پاکستان میں اگرچہ متعدد تفریحی وسیاحتی اور تاریخی مقامات ہیں لیکن سیاحت کی صنعت کو فروغ حاصل نہیں ہو پا رہا۔ دنیا کے کئی ممالک صرف سیاحت سے کثیر زرمبادلہ کما رہے ہیں۔ جب کہ ہمارے ملک میں غیر ملکی سیاحوں کی آمد کی شرح انتہائی کم یعنی قریباً 2 ملین سالانہ ہے البتہ مقامی سیاحوں کی تعداد قدرے حوصلہ افزا ہے۔ اس کی کئی وجوہات ہیں جن میں سے چند ذیل میں بیان کی جاتی ہیں:۔

i- سیاحوں کے لیے ذرائع نقل وحمل کا فقدان۔

ii- دہشت گردی، جس سے غیر ملکی سیاح خصوصاً خود کو غیر محفوظ تصور کرتے ہیں۔

iii- سیاحت کے لیے درکار انفراسٹرکچر کی کمی۔

iv- سیاحتی مقامات پر ناکافی رہائشی سہولیات۔

v۔ سیاحت میں حکومتی سرپرستی کا فقدان۔

vi۔ متعلقہ حکومتی اداروں کی غفلت اور عدم توجہ۔

سیاحت کے فروغ کے لیے چند تجاویز (Few Suggestions for the Promotion of Tourism)

ذیل میں بیان کردہ کچھ اقدامات اٹھا کر ملک میں سیاحتی سرگرمیوں کو فروغ دے کر کثیر زرمبادلہ کمایا جاسکتا ہے:۔

i- ٹرانسپورٹ کے نظام کو بہتر بنایا جائے۔

ii- دہشت گردی کے واقعات پر قابو پا کر امن وامان کی صورت حال کو اطمینان بخش بنایا جائے۔

iii- سیاحتی مقامات پر صفائی ستھرائی عالمی معیار کے مطابق ہو۔

iv- سیاحوں کے لیے رہائشی سہولیات کی ارزاں نرخوں پر فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

v- پہاڑی علاقوں میں جہاں ممکن ہو جیپ سروس کی بجائے چیئر لفٹ لگائی جائے۔

vi- ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن کو فنڈز کی فراہمی بہتر کی جائے تاکہ سیاحتی مقامات کو ترقی دی جاسکے۔

Web Version of PCTB Textbook

پاکستان ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن (Pakistan Tourism Development Corporation)

پاکستان ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن کا قیام 1972ء میں عمل میں آیا۔اس ادارے کے قیام کا بنیادی مقصد ملک میں سیر وسیاحت کی صنعت کو فروغ دینا تھا۔جس کے لیے اندرون اور بیرون ملک کے سیاحوں کو ملک کے تاریخی اور پُر فضا مقامات کی سیر وسیاحت کے لیے بہترین معلومات فراہم کی جائیں اور وہ تمام تر سہولیات دی جائیں جن کی سیاحوں کو ضرورت ہوتی ہے۔اس مقصد کے لیے PTDC کے چار ادارے قائم کیے گئے:۔

1- ہوٹلز (Hotels)

2- موٹلز (Motels)

3- ٹورسٹ انفارمیشن سنٹر (Tourist Information Centre)

4- پاکستان ٹورز لمیٹڈ (Pakistan Tours Limited)

بنیادی طور پر یہ ایک کارپوریشن اور نیم سرکاری ادارہ ہے۔اس کے زیر انتظام چار بڑے ہوٹلز تھے جن میں سے ہر ایک کا رقبہ کئی ایکڑ پر مشتمل تھا۔ان میں سے تین ہوٹل نجکاری کے ذریعے نہایت ارزاں قیمت پر فروخت کر دیے گئے اور ان میں کام کرنے والے ملازمین کو گولڈن شیک ہینڈ اسکیم کے ذریعے نوکریوں سے فارغ کر دیا گیا۔ بیچے جانے والے ہوٹلز میں فلیٹیز (Flaties) ہوٹل لاہور، سیسل (Ceesal) ہوٹل مری اور ڈینز (Deans) ہوٹل پشاور شامل ہیں۔

اس وقت پورے پاکستان اور آزاد کشمیر میں اس ادارے کے کئی موٹلز ہیں۔ جو وادی سوات، وادی کاغان، سکردو، گلگت، چترال، پاک ایران بارڈر، واہگہ بارڈر، پاک چائنا بارڈر، پاک افغان بارڈر، بہاولپور، موہن جوداڑو، ہاکس بے کراچی، خضدار، چمن، زیارت، کینجھر جھیل، کوئٹہ، ایوبیہ، بنجوسہ (کشمیر) میں واقع ہیں۔ پاکستان ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے ٹریننگ سنٹر تمام ایئرپورٹس کے ساتھ ساتھ ملتان، بہاولپور، ٹیکسلا اور موہن جوداڑو میں بھی موجود ہیں۔اس ادارے کا ایک بڑا مقصد سیاحوں کو ٹرانسپورٹ مہیا کرنا ہے۔ پاک چائنا اور پاک انڈیا انٹرنیشنل بس سروس، جب کہ ملکی سطح پر اس ادارے کی اپنی بسیں، ہائی ایس اور کوسٹرز ہیں جو اندرون ملک اپنی خدمات انجام دے رہی ہیں۔

اس ادارے نے اب تک ہر حکومت کو کروڑوں روپے سالانہ ٹیکس کی مد میں زرمبادلہ کما کر دیا ہے۔لیکن نائن الیون 2001ء اور 2005ء کے زلزلے کے بعد امن وامان کی خراب صورت حال کے باعث اس صنعت کو بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ کالا باغ میں ایک ٹریننگ سنٹر کو دہشت گردوں نے تباہ کر دیا۔اس تربیتی مرکز میں ملازمین کو باقاعدہ تربیت دی جاتی تھی۔اس طرح یہ ادارہ بتدریج زوال کا شکار ہونے لگا۔2010ء میں 1973ء کے آئین میں اٹھارویں ترمیم میں مختلف اداروں کو صوبوں کے حوالے کر دیا گیا۔PTDC پر اس کے مضر اثرات مرتب ہوئے اور اس ادارے کی کارکردگی متاثر ہوئی۔

اگر آج حکومت اس ادارے کی سرپرستی کرے تو تمام تر نامساعد حالات کے باوجود پاکستان میں سیر وسیاحت ایک منافع بخش صنعت بن سکتی ہے۔ بھارت، نیپال اور کئی ممالک کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں جہاں سیر وسیاحت کی صنعت سے کھربوں روپے سالانہ کمائے جا رہے ہیں۔

کھیلوں اور سیر وسیاحت میں تعلق (Relationship Between Sports & Tourism)

کھیل اور سیر وسیاحت دونوں کا شمار صحت مند سرگرمیوں میں ہوتا ہے۔ان سے نظم وضبط، مسائل کا سامنا کرنے کی ہمت اور جذبہ،

Web Version of PCTB Textbook

ذہنی راحت اور جسمانی ورزش جیسے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ تاریخ اور جغرافیہ کے متعلق معلومات ملتی ہیں۔ کھیل اور سیر وسیاحت انسان کی شخصیت کی تعمیر میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ جس سے ایک صحت مند معاشرے کے قیام میں مدد ملتی ہے۔

سوالات

1۔ ذیل میں دیے گئے چار جوابات میں سے درست جواب پر (✓) نشان لگائیں۔

i- انٹرنیشنل کرکٹ کونسل نے پاکستان کو بین الاقوامی کرکٹ مقابلوں میں حصہ لینے کی اجازت دی:

(الف) 1951ء　(ب) 1952ء　(ج) 1953ء　(د) 1954ء

ii- جب پاکستان پہلی مرتبہ ہاکی کا عالمی چیمپئن بنا تو اس کے کپتان تھے:

(الف) خالد محمود　(ب) اختر الاسلام　(ج) سمیع اللہ　(د) حسن سردار

iii- پاکستان نے اپنا پہلا عالمی کرکٹ کپ جس ملک کے خلاف جیتا:

(الف) آسٹریلیا　(ب) نیوزی لینڈ　(ج) ویسٹ انڈیز　(د) انگلینڈ

iv- پاکستان ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن کا قیام عمل میں آیا:

(الف) 1970ء　(ب) 1972ء　(ج) 1974ء　(د) 1976ء

v- 1962ء میں حکومت پاکستان کی جانب سے تمغائے امتیاز سے نوازا گیا:

(الف) امام بخش　(ب) جھارا　(ج) بھولو　(د) گاما

vi- ڈرامائی کھیل کھیلنے سے بچے کی صلاحیت میں نمایاں اضافہ ہوتا ہے:

(الف) جسمانی　(ب) زبان دانی　(ج) قائدانہ　(د) قوت فیصلہ

vii- بین الاقوامی سطح پر کرکٹ کا ذمہ دار ادارہ ہے:

(الف) آئی سی سی　(ب) پی سی بی　(ج) آئی سی بی　(د) پی ایف ایف

viii- بادشاہ قطب الدین ایبک کھیل کھیلتے ہوئے گھوڑے سے گر کر جاں بحق ہوا:

(الف) کبڈی　(ب) گھڑدوڑ　(ج) چوگان (پولو)　(د) فٹ بال

ix- پاکستان میں سیر وسیاحت کی ترقی کے لیے ادارہ قائم کیا گیا ہے:

(الف) PTDC　(ب) PCB　(ج) PTCL　(د) PMA

x- مسجد وزیر خاں واقع ہے:

(الف) پشاور　(ب) ملتان　(ج) لاہور　(د) سیالکوٹ

2۔ مختصر جوابات دیجیے۔

i- کھیل سے حاصل ہونے والے ذہنی فوائد بیان کیجیے۔

ii۔ پاکستان میں کُشتی کے چار مایہ ناز کھلاڑیوں کے نام لکھیے۔

Web Version of PCTB Textbook

iii- پاکستان ٹورازم کارپوریشن کے قیام کا بنیادی مقصد کیا ہے؟
iv۔ پاکستان میں سیاحت کو درپیش کوئی سے دو مسائل بیان کریں۔
v۔ پاکستان میں سیاحت کے فروغ کے لیے دو تجاویز پیش کیجیے۔
vi- کبڈی کا کھیل کن ممالک میں مقبول ہے؟
vii- پاکستان نے ہاکی کے کتنے ورلڈ کپ جیتے ہیں؟ سال بھی لکھیں۔
viii۔ پاکستان کتنی مرتبہ ہاکی کا اولمپک چیمپئن بنا؟ سال بھی لکھیں۔
ix- ملاکھڑا کھیل کیسے کھیلا جاتا ہے؟
x۔ کھیل اور سیر و سیاحت میں تعلق بیان کریں۔

3۔ تفصیل سے جواب دیں۔

i- کھیلوں کی اہمیت واضح کریں۔
ii- ہاکی اور کرکٹ میں پاکستان کی کارکردگی کا جائزہ پیش کریں۔
iii- سکواش اور سنوکر کے میدان میں پاکستانی کھلاڑیوں کی کارکردگی بیان کریں۔
iv- پاکستان میں کوئی سے تین دیسی کھیلوں کا حال بیان کریں۔
v- پاکستان میں سیر و سیاحت کی صنعت کو درپیش مسائل اور ان کے حل کے لیے تجاویز بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے اساتذہ

i- اساتذہ کرام بچوں کو کُشتی کے بارے میں وضاحت سے بتائیں اور ممکن ہو تو کلاس میں کُشتی کی ویڈیو دکھائیں۔
ii- اساتذہ کرام عالمی کبڈی کپ کا ایک چارٹ بنوائیں جس میں ظاہر کیا جائے کہ یہ کپ کب، کہاں منعقد ہوئے اور کس ملک نے جیتے۔

سرگرمی برائے طلبہ

طلبہ اپنے والدین سے گلی ڈنڈا اور نشانہ بازی (Archery) کے متعلق معلومات حاصل کر کے کلاس میں اپنے ہم جماعتوں سے معلومات کا تبادلہ کریں۔

Web Version of PCTB Textbook

فرہنگ

نوٹ: الفاظ کے معانی کتابی متن کو مدِنظر رکھ کر درج کیے گئے ہیں:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اہلِ ایلیا	یروشلم کا پرانا نام ایلیا تھا۔ اس کے رہنے والے اہلِ ایلیا کہلاتے تھے۔	LFO	لیگل فریم ورک آرڈر۔ 1970ء میں جنرل یحییٰ خاں کا نافذ کردہ عبوری آئین
ارسطو	قدیم یونان کا ایک مفکر (384 تا 322 قبل مسیح)	بیوروکریسی	اعلیٰ سرکاری ملازم جو حکومت کا نظام چلاتے ہیں۔ سیکرٹری وغیرہ
آئین	دستور۔ نظام حکومت چلانے کے لیے قوانین اور اُصولوں کا مجموعہ۔	کالعدم قرار دینا	ختم کر دینا
بیت المال	اسلامی حکومت کا سرکاری خزانہ جس سے ہر مستحق کی مدد کی جائے۔	مقننہ	قانون ساز ادارہ۔ پارلیمنٹ
جداگانہ انتخابات	اقلیت وغیرہ کی مختص نشست کے انتخابات میں اس فرقے، جماعت یا طبقے وغیرہ سے امیدوار کھڑے ہونے اور اسی کے افراد کو رائے دینے کا اصول۔ انتخابات میں ہر قوم کی ووٹر لسٹیں اور امیدوار الگ الگ ہوں۔	ٹیکنوکریٹ	کسی شعبے میں مہارت رکھنے والا شخص
وفاق	صوبوں، ریاستوں یا اکائیوں کا مرکزی حکومت کے تحت کام کرنا	NFC	قومی مالیاتی کمیشن (National Finance Commission) وفاق اور صوبوں میں محصولات کو تقسیم کرنے والا ادارہ۔
بقائے باہمی	باہمی تعاون، باہمی رواداری، جیو اور جینے دو کا اصول	بائی لاز (By-Laws)	ایک ضابطہ یا قانون جو مقامی اتھارٹی بناتی ہے اور جو صرف اس کے علاقے میں لاگو ہوتا ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

اعلامیہ	چارٹر۔سرکاری اعلان	ہاب ہاؤس (Hobhouse)	ایک برطانوی ماہر سیاسیات اور عمرانیات
مکتی باہنی (Mukti Bahini)	ایک گوریلا تنظیم جس نے 1971ء میں مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) کی علیحدگی میں کردار ادا کیا۔	میگنا کارٹا (Magna Carta)	برطانوی بادشاہ جان کی طرف سے1215ء میں عوام کو شخصی اور سیاسی آزادیاں دیے جانے کی دستاویز
الیکٹورل کالج (Electoral College)	صدر کے انتخاب کا ادارہ	خُلع	بیوی کو خاوند سے طلاق حاصل کرنے کا حق
پارلیمانی نظام	وہ جمہوری نظام جس میں حکومت پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہوتی ہے۔	تعلیم بالغاں	شرح خواندگی میں اضافہ کے لیے بڑی عمر کے لوگوں کو تعلیم دینے کا پروگرام
پیرامیڈیکل سٹاف	معاون طبی عملہ۔نرسز،ڈسپنسرز وغیرہ	اولمپکس	بین الاقوامی کھیلوں کے مقابلے جن کا آغاز یونان سے ہوا
پینلٹی اسٹروک	ہاکی کے کھیل کے قوانین کی خلاف ورزی پر ریفری کی طرف سے دیا جانے والا ایک فیصلہ	موٹلز	سڑک کے کنارے کا ایک ہوٹل جس میں بنیادی طور پر موٹر سواروں کے لیے پارکنگ کا انتظام کیا گیا ہو۔
آسٹروٹرف	ہاکی گراؤنڈ میں بچھائی گئی مصنوعی گھاس	آئین ساز	آئین بنانے والا/والی
منصب	عہدہ	خوشنودی	رضامندی
آرڈی نینس	عارضی حکم نامہ جو صدر، حکومت کی مرضی سے جاری کرتا ہے	نافذ العمل	لاگو
اہم فریضہ	بنیادی ذمہ داری	نظرِ ثانی	دوبارہ جائزہ لینا

Web Version of PCTB Textbook

کتابیات
(Bibliography)

☆ قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ: ماہ وسال کے آئینے میں، ہمایوں ادیب، نظریۂ پاکستان ٹرسٹ لاہور، 1995ء

☆ پاکستان کا اسلامی تشخص، نظریاتی اور تمدنی بنیادیں، ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی، نظریۂ پاکستان ٹرسٹ لاہور، 2008ء

☆ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ اور اقلیتیں، محمد حنیف شاہد، نظریۂ پاکستان ٹرسٹ لاہور، 2008ء

☆ تحریکِ پاکستان کے فکری مراحل، سرفراز حسین مرزا، نظریۂ پاکستان ٹرسٹ لاہور، 2009ء

☆ تاریخ پاکستان (1947-2008ء)، شیخ محمد رفیق، سٹینڈرڈ بک سنٹر، لاہور

☆ تاریخ پاکستان، پروفیسر محمد عبداللہ ملک، قریشی برادرز، لاہور

☆ آئین پاکستان 1973ء، ڈاکٹر صفدر محمود

☆ پاکستان تاریخ وسیاست، ڈاکٹر صفدر محمود

☆ علم التعلیم 11-12 پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

☆ صحت وجسمانی تعلیم 9-10,11-12 پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

☆ علم شہریت 9-10,11-12 پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

☆ Pakistan Political Roots & Development By Dr Safdar Mahmood

☆ We ARE A NATION, Nazaria-i-Pakistan Trust By Dr. Sarfraz Hussain Mirza

☆ The Political System of Pakistan By K B Sayeed

Web Version of PCTB Textbook